رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم ۔ چہار شنبہ

۱۲ جمادی الثانی ۱۳۷۰ھ

جلد ۵/۳۹	۲۱ امان ۱۳۳۰ ہش ۔ ۲۱ مارچ ۱۹۵۱ء	نمبر ۶۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ مارچ حضور اقدس کی طبیعت آج خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

ربوہ ۲۰ مارچ ۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے الحمد للہ

لاہور ۲۰ مارچ ۔ مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی سابق مبلغ امریکہ آج معہ اہل وعیال مستقل سکونت کے لئے ربوہ تشریف لے گئے ۔ آپ کو پہلے کی نسبت گو افاقہ ہے ۔ لیکن نقاہت بہت زیادہ ہے ۔ احباب موصوف کو صحت کاملہ کے لئے دعاؤں میں یاد رکھیں :

ایران میں ۲ دو ماہ کیلئے مارشل لاء کا نفاذ

طہران ۲۰ مارچ ۔ ایران کے سابق وزیر اعظم جنرل رزم آرا کے قتل اور ان کے کابینہ کے وزیر تعلیم ڈاکٹر عبد الحامد زنگینہ پر قاتلانہ حملے سے ملک میں جو حالات پیدا ہوگئی ہے ۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے شاہ ایران نے آج سارے ایران میں دو ماہ کے لئے مارشل لا اور کرفیو نافذ کر کے ملک کا نظم ونسق ایک ملٹری گورنر کے حوالے کر دیا ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر زنگینہ کی حالت گردے میں سے گولی نکالنے کے بعد نازک ہوگئی ہے ۔ ان کے حملہ آور نصرت اللہ نے بیان کیا ہے ۔ کہ چونکہ ڈاکٹر زنگینہ نے تیل کو قومی ملکیت میں لینے کی مخالفت کی تھی لہذا وہ غدار ہیں ۔ **طہران** ۲۰ مارچ ۔ آج ایرانی سینٹ نے مجلس کے تیل کی صنعت کو قومی ملکیت میں لینے کے فیصلہ کی باتفاق رائے تصدیق کر دی ۔ اس کے علاوہ ایک اور قرارداد کے ذریعہ بلیک مارکیٹ کے انسداد کے لئے ایک ہزار ۵۰۰ ریال کے نوٹ واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ **لنڈن** ۔ برطانی کابینہ نے آج پھر اس مسئلے پر غور کیا اور برطانی سفیر مقیم طہران کو تازہ ترین صورت حال سے آگاہ کرنے کے لئے لکھا ہے ۔ برطانوی حکومت اس سلسلے میں امریکی حکومت سے بھی صلاح مشورہ کر رہی ہے ۔ **طہران** ۔ آج امریکی نائب وزیر امور خارجہ برائے مشرق وسطی نے ایران کے ایکٹنگ وزیر اعظم مسٹر حسین اعلےٰ سے ملاقات کی ۔ **لنڈن** ۔ بی بی سی کے اعلان کے مطابق ایران کا تیل کو قومی ملکیت میں لینے کا اقدام مشرق وسطی میں مغربی طاقتوں کی حیثیت پر دور رس اثرات ونتائج کا حامل ہوگا ۔ **قاہرہ** ۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق مصری حکومت تازہ ترین ایرانی اقدام پر بین الاقوامی تغیرات کا بڑی دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کر رہی ہے ۔ **طہران** ۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق مسٹر حسین اعلےٰ نے نئی کابینہ بنالی ہے ۔ **واشنگٹن** ۔ آج موقر امریکی جریدہ واشنگٹن پوسٹ نے تیسری عالمگیر جنگ کے انتباہ کے عنوان سے ایک مقالے میں خبردار کیا ہے ۔ کہ اگر برطانی فوجیں ایران کو تیل کی صنعت کو قومی ملکیت میں لینے کے اقدام سے باز رکھنے کے لئے پہونچ گئیں تو روس کو بھی شمالی سرحد کے پاس فوجیں بھیجنے کا بہانہ مل جائے گا ۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ تیسری عالمگیر جنگ شروع ہو جائے گی ۔

دو کروڑ چھ لاکھ چونتیس ہزار افراد میں سے ۲۰ بیس لاکھ اڑتیس ہزار افراد خواندہ ہیں ۔

پاکستان کی پہلی مردم شماری پر پنجاب اور ریاست بہاولپور کے اعداد وشمار

لاہور ۲ مارچ ۲۸ فروری کو پاکستان کی پہلی مردم شماری مکمل ہوئی اس مردم شماری کے مطابق پنجاب اور ریاست بہاولپور کی آبادی تقریباً دو کروڑ چھ لاکھ چونتیس ہزار افراد پر مشتمل ہے ۔ جن میں ایک کروڑ دس لاکھ انتیس ہزار مرد اور چھیانوے لاکھ پانچ ہزار عورتیں ہیں ریاست بہاولپور کی آبادی تقریباً ۱۸ لاکھ ۲۰ ہزار اشخاص پر مشتمل ہے ۔ جن میں نو لاکھ ۸۸ ہزار مرد اور ۸ لاکھ ۳۲ ہزار عورتیں ہیں ۔

پنجاب اور ریاست بہاولپور میں خواندہ اشخاص کی تعداد ۲۰ لاکھ ۳۸ ہزار کے لگ بھگ ہے خواندہ اشخاص کی تعداد پنجاب میں ۱۹ لاکھ ۲۸ ہزار اور بہاولپور میں ایک لاکھ ۱۰ ہزار ہے ۔ ان اعداد سے پنجاب میں خواندگی کا تناسب ۱۰.۲ فیصدی اور بہاولپور میں ۶ فیصدی لگایا گیا ہے ۔ اس پریس نوٹ میں مذکورہ نتائج مشروط ہیں اور جانچ پڑتال والے مراکز میں جب پرچیاں گنی جائیں گی ۔ تو ان اعداد پر نظر ثانی کی جاسکتی ہے (سرکاری اطلاع)

دیگر صوبوں کے اعداد وشمار

کراچی ۲۰ مارچ دوسرے صوبوں کی آبادی کے اعداد وشمار یہ ہیں کل آبادی ۷ کروڑ ۵۶ لاکھ ۸۷ ہزار افراد **مشرقی بنگال** ۴ کروڑ ۱۳ لاکھ ۱۹ ہزار ۱۶ فیصدی **سرحد** ۔ ۵۰ لاکھ ۹۹ ہزار ۔ **خیرپور** ۳۲ لاکھ ۔ **سندھ** ۴۶ لاکھ ۱۹ ہزار ۔ **بلوچستان** ۶ لاکھ ۲۲ ہزار **بلوچستانی ریاستیں** ۵ لاکھ ۵۶ ہزار **وفاقی دار الحکومت کراچی** ۱۱ لاکھ ۸ ہزار افراد

دفعہ ۱۴۴ دس اپریل تک نافذ رہیگی

لاہور ۲۰ مارچ ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ان اختیارات کی رو سے جو اسے دفعہ ۱۴۴ کے تحت حاصل ہیں حفظ امن کے پیش نظر لاہور میں ۱۰ اپریل تک اس دفعہ کو نافذ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ یاد رہے پہلا حکم ۲۶ مارچ ۱۹۵۱ء کو ختم ہو رہا تھا اس حکم کی رو سے حسب سابق ہر قسم کی پریڈ ۔ ڈرل ۔ جنگی مظاہرے اور گارڈ آف آنرز ممنوع ہوں گے ۔ البتہ تعلیمی ادارے حکومت کی منظور شدہ جماعتیں اور ایسے ادارے یا جماعتیں مستثنیٰ ہونگی جو قبل از وقت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اس امر کی منظوری حاصل کر لیں

سندھ کے نئے وزیر اعظم ۔ کھوڑو

کراچی ۲۰ مارچ ۔ معلوم ہوا ہے کہ سندھ اسمبلی کے بجٹ سیشن کے بعد حکومت سندھ کے کابینہ میں اہم تبدیلیاں ہونے والی ہیں ۔ اس تغیر میں موجودہ وزیر اعظم سندھ قاضی فضل اللہ مسٹر محمد ایوب کھوڑو کے حق میں دستبردار ہو جائیں گے ۔ سندھ کی یہ نئی وزارت قیام پاکستان کے بعد ساتویں وزارت ہوگی ۔

گیارہ دن کے بعد پنجاب کے انتخابات ختم

لاہور ۲۰ مارچ آج گیارہ دن کے بعد پنجاب کے عام انتخابات ختم ہوگئے ۔ اب ۲۳ تاریخ کو پرچیوں کے ان چرمی تھیلوں میں مقفل پرچیوں کی گنتی شروع ہوگی ۔ جن کو روزانہ گنتی کے بعد ایجنٹوں یا امیدواروں کے روبرو سربمہر کر دیا جاتا تھا ۔ ۲۹ مارچ تک ریٹرننگ آفیسر آخری نتائج بھجوا دیں گے ۔ اس وقت تک کی اطلاعات سے جو اندازہ لگایا گیا ہے ۔ اس کے مطابق مسلم لیگ صوبے بھر میں ۱۹۷ نشستوں میں سے ۸۰ فیصدی پر قابض ہو جائے گی ۔ اس وقت تک وہ ۱۴۰ نشستیں حاصل کر چکی ہیں ۲۱ جناح عوامی مسلم لیگ نے لی ہیں ۔ ۱۱ آزاد امیدوار لے گئے ہیں ۔ اور ایک آزاد پاکستان پارٹی کے حصہ میں آئی ہے ۔ ابھی تک ۱۴ سیٹوں کا فیصلہ باقی ہے ۔ مسلم لیگ کو راولپنڈی اور مظفرگڑھ میں سو فیصدی نشستیں ملی ہیں ۔ ڈیرہ غازی خان میں ۴/۴ گوجرانوالہ میں ۵/۶ سیالکوٹ میں ۸/۱۱ شاہپور میں ۱۱/۱۲ اور اٹک میں ۶/۷ نشستیں مسلم لیگ کے حصہ میں آئی ہیں جہلم کی تین نشستیں آزاد اور جناح لیگ کے امیدوار چھین لے گئے ہیں ۔

ہتھیار لیکر چلنے کی ممانعت

لاہور ۲۰ مارچ ۔ دفعہ ۱۴۴ کی رو سے جو اختیارات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کو حاصل ہیں ان کے تحت آپ نے ۲۱ مارچ سے ۳۱ مارچ تک لاہور کارپوریشن و چھاؤنی کے علاقہ میں لاؤڈ سپیکروں کا استعمال ڈھول تماشے دباجے وغیرہ بجانا ۔ اسلحہ جن میں لاٹھی بھی شامل ہے ۔ لے کر چلنا منع قرار دے دیا ہے ۔ یہ قدم قیام وحفظ امن کے پیش نظر اٹھایا گیا ہے ۔ البتہ اس حکم سے پرائیویٹ چار دیواری کے اندر گانا بجانا مستثنیٰ ہوگا ۔ اور کھلم کھلا بھی اجازت ہوگی اگر قبل از وقت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اجازت حاصل کر لی جائے ۔ یہ حکم سرکاری ملازموں کے لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے پر عائد نہ ہوگا ۔ اور نہ ہی اس کا اطلاق فوجی وردی پنجاب کی صوبائی ایڈیشنل اور سپیشل پولیس اور سرکاری ملازموں پر ہوگا ۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

ہمارا فرض

فرمایا!

"ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں یہ فرض رکھا گیا ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح کے ساتھ دوسرے مومنوں کی اصلاح کا بھی فکر کریں۔ ایک ادنیٰ غور سے یہ بات معلوم ہو سکتی ہے کہ بغیر ایک کامل نظام کے اس حکم پر عمل نہیں ہو سکتا ایک مومن اپنے پاس کے مومنوں کو تو نصیحت کر سکتا ہے لیکن وہ سب دنیا کے مومنوں کو بغیر نظام کس طرح نصیحت کر سکتا ہے۔ صرف مکمل نظام ہی ہے جس کے ذریعہ سے انسان اپنے گھر بیٹھا سب مسلمانوں کی خبر رکھ سکتا ہے۔ کیونکہ جب وہ نظام کے قیام میں مدد دیتا ہے۔ خواہ روپیہ سے۔ وقت سے۔ قلم سے زبان سے یا دماغ سے تو وہ نظام کا ایک حصہ ہو جاتا ہے۔ اس نظام کے ذریعہ جہاں جہاں بھی کام ہوتا ہے۔ اس میں وہ شریک ہوتا ہے۔

اس وقت احمدی جماعت ہی نظام کے ماتحت ہے اور دیکھ لو وہی تبلیغ اسلام دنیا کے مختلف ممالک میں کر رہی ہے۔ ایک پنجاب کے گاؤں کا زمیندار یا افغانستان کے ایک گوشہ میں بسنے والا ایک افغان جو جغرافیہ سے محض نابلد ہے جب اپنی کمائی کا ایک حصہ خزانہ سلسلہ میں ادا کرتا ہے تو وہ نہ صرف اپنے ذاتی فرض کو ادا کرتا ہے بلکہ اس طرح وہ یورپ۔ امریکہ۔ سماٹرا۔ جاوا۔ افریقہ وغیرہ مختلف براعظموں اور ملکوں میں تبلیغ اسلام کا جو کام ہو رہا ہے اس میں شریک ہو جاتا ہے اور اس حکم کی ذمہ واری سے ایک حد تک سبکدوش ہو جاتا ہے۔"

تحریک جدید کے مجاہدین کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک تبلیغی سکیم جاری فرمائی جسکا کام بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت ہے۔ اس تبلیغ کا سارا بوجھ تحریک جدید کی پانچہزاری فوج پر ہے۔ اس کے اخراجات کیلئے ہر سال وعدے لئے جاتے ہیں۔ ان وعدوں کا بر وقت پورا کرنا وعدہ کرنے والے مخلصین پر منحصر ہے۔ آپ جائزہ لیں کہ آپ کے ذمہ گذشتہ سالوں کا بقایا تو نہیں ہے۔ اگر آپ کے ذمہ بقایا ہے تو ۳۰ر اپریل تک سو فیصدی پورا کر لیں۔ کیونکہ حضور نے تحریک جدید کا اعلان فرماتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ جن کے ذمہ ۲۰ فیصدی سے زیادہ بقایا ہے وہ اپنا وعدہ اسی صورت میں دے سکتے ہیں جبکہ گذشتہ بقایا ۳۰ر اپریل ۱۹۵۱ء تک ادا کرنے کا تحریری اقرار کریں ـــ پس اگر آپ بقایا دار ہیں تو اپنا بقایا ادا کریں اور نئے سال کا وعدہ ۳۰ر نومبر ۱۹۵۱ء تک پورا کریں ـــ اگر آپ نے اس سال کا ہی چندہ ادا کرنا ہے تو آپ کوشش کر کے اس سال کا چندہ ادا کر کے سابقون الاولون میں ہوں۔ اور حضور ایدہ اللہ کی خوشنودی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد اطلاع دیں

ابھی تک بہت سی جماعتوں کی طرف سے نمائندگان مجلس مشاورت کی اطلاع نہیں آئی۔ اس لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ بافور آ نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں۔ ضروری ہدایات متعلق انتخاب نمائندگان اخبار الفضل ۱۶ ۱۷ر میں شائع ہو چکی ہیں۔ ان کی روشنی میں انتخاب ہونا چاہیئے۔

(۲) جملہ رجسٹرڈ لجنات اماء اللہ کو ایجنڈا مجلس مشاورت ۱۹۵۱ء بھجوایا جا چکا ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ مندرجہ امور ایجنڈا کے بارے میں اپنی تحریری آراء مجھے بھجوا دیں۔ تاکہ مشورہ کے اجلاس میں ان کی آراء حضور کے پیش کی جا سکیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

اعلان متعلق انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت

اخبار الفضل میں متواتر اعلانات ہو رہے ہیں کہ نمائندگان کا انتخاب کس طرح ہونا چاہیئے۔ لیکن جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ہدایات کی طرف پوری پوری توجہ نہیں دی جاتی۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جماعتوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ انتخاب کی اطلاع مندرجہ ذیل الفاظ میں ارسال کر دیں۔

"جماعت احمدیہ .... تحصیل .... ضلع .... نے آج اپنے اجلاس عام میں متفقہ طور پر (کثرت آراء سے) مجلس مشاورت ۱۹۵۱ء کے لئے حسب ذیل نمائندگان کا انتخاب کیا ہے۔ یہ انتخاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق عمل میں لایا گیا ہے۔ اور تصدیق کی جاتی ہے کہ یہ احباب باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والے ہیں۔ اور ان کے ذمہ کوئی بقایا نہیں۔

ہم یہ بھی تصدیق کرتے ہیں کہ اس جماعت کے چندہ دینے والے احباب کی تعداد .... افراد پر مشتمل ہے۔

دستخط پریذیڈنٹ اجلاس عام - دستخط سیکرٹری مال

واضح ہو کہ چندہ دہندگان کی تعداد وہ متصور ہوگی۔ جو بیت المال کے کھاتہ میں درج ہو۔

ـــ سیکرٹری مجلس مشاورت

مجلس مشاورت اور تحریک جدید کی مطبوعہ کتب

دفتر وکیل الدیوان تحریک جدید میں مندرجہ ذیل کتب برائے فروخت موجود ہیں۔

کتاب	قیمت (روپے)
۱۔ تفسیر کبیر جلد اول جزو اول (سورہ فاتحہ اور پہلے نو رکوع بقرہ) قیمت	۵-۸-۰
۲۔ تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم حصہ سوم (سورۃ والنازعات تا سورہ کوثر) قیمت	۶-۸-۰
۳۔ تفسیر سورہ کہف۔ "	۱-۸-۰
۴۔ اسلام اور ملکیت زمین۔ "	۲-۸-۰
۵۔ New World Order (نظام نو کا انگریزی ترجمہ) "	۱-۰-۰

اب جبکہ مجلس مشاورت قریب آ رہی ہے تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ ان کتابوں کو خریدنے کی طرف توجہ کریں اور اپنے نمائندگان کے ذریعہ یہ کتابیں منگوا لیں۔ اس طرح سے انہیں محصول ڈاک کی بچت ہو جائے گی۔ اور یہ قیمتی اور نایاب خزانہ ان کے ہاتھوں سستے داموں آ جائے گا۔ اس لئے جو احباب کوئی کتاب خریدنا چاہیں وہ مجلس مشاورت پر آنے والے نمائندگان کے ہاتھ رقم بھجوا دیں۔ جو کتابیں اور تفسیریں ختم ہو چکی ہیں ان کا مطالبہ اکثر احباب کی طرف ہو رہا ہے۔ لہٰذا اب جبکہ یہ تفاسیر مل رہی ہیں دوستوں کو انکی خریداری کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ تا کہ بعد میں ان کو خریداری سے محروم نہ ہونا پڑے

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

نمائندگان مجلس مشاورت متوجہ ہوں

بجٹ آمد سال ۵۱-۵۲ء کی کاپیاں طبع کروا کر جملہ سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھیج دی گئی ہیں۔ اس لئے مجلس مشاورت پر آنے والے نمائندگان کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مشاورت کے موقعہ پر مزید کاپی کا مطالبہ نہ کریں کیونکہ زائد کاپیاں دینے کے لئے دفتر ہذا میں گنجائش نہیں ہے

ـــ نظارت بیت المال ربوہ ضلع جھنگ

مشاورت پر آنے والے احباب

مشاورت پر آنے والے احباب کے قیام کا انتظام مردوں کے واسطے نصرت گرلز سکول میں کیا گیا ہے جو ریلوے سٹیشن سے بالکل قریب ہے۔ دوست یہاں پہنچتے ہی سیدھے اس جگہ پہنچ جائیں تا ادھر ادھر پھرنے کے تکلف کا خرچ صرف نہ ہو۔ اور دوست بستر ضرور اپنے ساتھ لائیں۔ الگ کمرے وہاں کسی کے لئے ریزرو نہیں ہیں۔

ناظر ضیافت ربوہ

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۵۱ء

یوم تبلیغ

جیسا کہ احباب کو الفضل سے معلوم ہو چکا ہے۔ امسال پہلا یوم تبلیغ ۲۵ مارچ ۱۹۵۱ء بروز اتوار مقرر ہوا ہے۔ سال میں دو "یوم تبلیغ" آتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ بس تبلیغ انہی دو دنوں کو ضروری ہے۔ ایک احمدی کے لئے ہر روز یوم تبلیغ ہے۔ بلکہ اس کا ہر لمحہ۔ اس کا ہر عمل خواہ بظاہر کتنا بھی دنیاوی ہو الغرض ایک احمدی کی ہر حرکت تبلیغ کی حامل ہونی چاہیئے۔ یوم تبلیغ کی اہمیت اس لئے نہیں ہے کہ اس روز احمدی تبلیغ کرتے ہیں۔ بلکہ اسکی اہمیت اس بات میں ہے۔ کہ ان دنوں میں ہر احمدی کو اپنا تبلیغی معیار بلند کرنے کی مشق کرنی چاہیئے۔ اس روز اسکو خاص توجہ سے یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ روزانہ دیگر مشاغل کو تبلیغ کے مقابلہ میں کس قدر نظر انداز کر سکتا ہے۔

شاہ اسماعیل شہید علیہ الرحمتہ ماہ جون کی ایک کڑکتی دوپہر میں دیکھے گئے۔ کہ دلی کی شاہی مسجد کے تپتے ہوئے فرش پر ننگے پاؤں چل رہے ہیں اور کئی گھنٹے سے ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر آتے جاتے ہیں۔ ایک شخص نے انہیں اس حال میں دیکھ کر عرض کیا۔ شاہ صاحب۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ کہ وہ کسی نفس کو اسکی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ آپ اس کے خلاف کیوں عمل فرما رہے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ یہی تو دیکھ رہا ہوں۔ کہ میرے نفس کی وسعت کہاں تک ہے۔ اسی طرح یوم تبلیغ کا بھی یہی منشا ہے۔ کہ ایک احمدی ان دو دنوں میں اپنے نفس کی وسعت کا اندازہ لگائے۔ کہ وہ کہاں تک تبلیغ کر سکتا ہے۔

جس طرح ہر سچے مسلمان کا حقیقی فرض یہی ہے۔ کہ وہ اٹھتے بیٹھتے۔ لیٹے الغرض جس حالت میں ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔ مگر اس کے باوجود اسکو یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ خاص طور پر دن میں پانچ وقت ضرور نماز ادا کرے۔ اسی طرح ہر سچے مسلمان کا حقیقی فرض تو یہی ہے۔ کہ وہ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے لیٹے الغرض جس حالت میں بھی ہو۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتا رہے۔ کیونکہ یہ ذکر الٰہی ہے۔ مگر سال میں دو "یوم تبلیغ" خاص طور پر منانا احمدیوں کو اپنے اس فرض منصبی کی طرف پوری پوری توجہ دلانے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ تاکہ اگر کوئی سستی یا کسل طبیعت میں پیدا ہو گیا ہو۔ تو وہ دور ہو جائے۔ پنجوقتہ نماز کا یہ بھی بڑا فائدہ ہے۔ کہ وہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ہمیں یاد الٰہی کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ اور اس کسل اور سستی کو دور کرتی ہے۔ جو دنیاوی مشاغل کے انہماک کی وجہ سے انسانی طبیعت میں قدرتاً پیدا ہو جاتے ہیں۔

جس طرح نماز یاد الٰہی کے لئے ہمیں چست و چوبند کر دیتی ہے۔ اسی طرح سال میں زکوٰۃ ہمیں فی سبیل اللہ اپنا فالتو مال خرچ کرنے کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ اسی طرح سال میں ماہ رمضان بھی عبادت کا جذبہ تازہ کرنے کے لئے آتا ہے۔ پھر عمر میں کم سے کم ایک بار حج بھی اسی منشا کو پورا کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ یہ تمام اوقات دراصل ایک پہلو سے تبلیغ اسلام کا جوش ابھارنے کے لئے ہی مقرر ہوئے ہیں۔ اس زمانہ میں چونکہ طبیعتوں میں بے حد سستی آ گئی ہے۔ اور تبلیغی پہلو تو صفر کی حد کو جا پہنچا ہے۔ اس لئے سال میں احمدیوں کے لئے "دو یوم" تبلیغ اس لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ تاکہ ہماری اسلامی زندگی کا یہ پہلو بھی اپنے معیار پر آ جائے۔ اور اس طرف سے جو غفلت گذشتہ صدیوں سے ہوتی چلی آئی ہے۔ اس کی کمی پوری ہو جائے۔ اور ہماری طبیعتوں سے کسل اور سستی کا زنگ بالکل اتر جائے۔ ورنہ حقیقت یہی ہے کہ جس طرح یاد الٰہی ہر وقت اور ہر طور سے ہونی چاہیئے۔ اسی طرح سچے مسلمان کے لئے ہر لحظہ تبلیغ اسلام کے لئے خرچ کرنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ یاد الٰہی کا ہی ایک رخ ہے۔ کیونکہ اپنی زندگی کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا بھی تو تبلیغ ہی میں شامل ہے۔ بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا موثر ترین طریقہ تو یہی ہے۔ اگر انسان ایسا کمال حاصل بھی کرلے کہ اسکی ہر حرکت دوسروں کے لئے نیکی کا نمونہ بن جائے۔ اس وقت بھی تبلیغی پروگرام پر عمل کرنا ہی نہایت اہم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرستادگان کے لئے بھی جن کا عمل نمونہ ہوتا ہے۔ تبلیغ کو فرض اولیٰ قرار دیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی یہی ہدایت بار بار ہوتی ہے۔ کہ تبلیغ کرو۔ تمہارا فرض ہے۔ کہ جو پیغام اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے۔ اس کو دوسروں تک پہنچاؤ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام احیاء اسلام کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ کی جماعت تبلیغ اسلام کے لئے ہی کھڑی ہوئی ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ امام وقت کی ہدایت کے مطابق اس فریضہ کو ادا کرے۔ اس میں بڑی حکمتیں ہیں۔

یاد رہے کہ ہر زمانہ میں تبلیغ کے لئے بھی اسلامی اصول وہی ہیں۔ جادلھم بالتی ھی احسن۔ ان سے مجادلہ بھی کرو۔ تو نہایت اچھے طریق سے کرو۔ تبلیغ اسلام ایسے احسن طریق سے ہونی چاہیئے۔ کہ مخاطب کے بارِ خاطر نہ ہو۔ دشمن کو بھی داد دیتے ہی بن پڑے۔ تبلیغ طوفان باد و باراں کی طرح نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ سننے والا یہ محسوس کرے۔ کہ اسکی روح پر آسمانی پانی کا نرم نرم ترشح ہو رہا ہے۔ جو رگ و پے میں سمایا جا رہا ہے جس کو ملو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا پیغامبر بن کر ملو۔ بے شک سب کو آنے والے خطرات سے اطلاع دو۔ مگر ایک ہمدرد فرشتے کی طرح نہ کہ خوفناک عفریت کی طرح۔ ہر دوست کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی طرف بلانے کے لئے قائم ہوا ہے۔ نہ کہ اللہ تعالیٰ کا غضب نازل کرنے کے لئے۔ یہ یقین دلانا چاہیئے۔ کہ ہم تو صرف پیغام رحمت پہنچانے کے لئے آئے ہیں۔ دنیا کا مقدر اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ ذرا سے فرق سے بہت فرق پڑ جاتا ہے۔ مخالفین بات کا بتنگڑ بنا لیا کرتے ہیں۔ اس لئے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ انذار میں تبشیر کا پہلو جھلکتا رہے۔ محبت اور ہمدردی ہو۔ تو کامیابی سو فیصدی یقینی ہوتی ہے۔ سعید روحیں آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔ وہ صداقت کے پانی کو ترس رہی ہیں۔ ان کی پیاس کو بجھانا ہمارا فرض ہے ہمیں صداقت کی تبلیغ کے لئے نڈر ہونا چاہیئے۔ پانی کی طرح سیال ہونا چاہیئے۔ جو شکل بدل سکتا ہے۔ مگر اپنی فطرت نہیں بدلتا۔ ہماری فطرت سچ پوچھو تو تبلیغ ہی ہے۔ تبلیغ حق۔

بجٹ

امسال پھر پاکستان کا بجٹ فاضل بجٹ ہے۔ اس سے کم از کم یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ملک کی اقتصادی حالت بعض دیگر ممالک سے بدرجہا بہتر ہے۔ نہ صرف یہ کہ بجٹ فاضل بجٹ ہے۔ یہ بات اور بھی مسرت انگیز ہے۔ کہ بیشی جو دکھائی گئی ہے۔ وہ نہ صرف ٹیکس زیادہ کرنے سے نہیں۔ بلکہ موجودہ ٹیکسوں میں کمی کر کے دکھائی گئی ہے۔ بیشی دکھانے کے لئے ایک تو یہ ہوتا ہے۔ کہ ٹیکس زیادہ کر دیئے جاتے ہیں۔ دوسری حالت مساوی ہوتی ہے۔ کہ ٹیکس زیادہ کر دیئے جاتے ہیں۔ اور اس طرح بیشی دکھائی جاتی ہے۔ اور تیسری حالت وہ ہے جو پاکستان کے بجٹ میں دکھائی گئی ہے۔ کہ بعض ٹیکس بھی کم کر دیئے گئے ہیں۔ اور پھر بھی بیشی دکھائی گئی ہے۔ اس وقت بیشی بیس کروڑ چھتیس لاکھ ہے۔ اگر ان ٹیکسوں کی رقم کو بھی شامل کر لیا جائے۔ جو کم کر دیئے گئے ہیں۔ تو یہ بیشی بہت بڑھ جاتی ہے۔

یہ بے شک بہت خوشی کی بات ہے۔ کہ بجٹ میں اتنی بیشی ہے۔ مگر ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ ملک کے عوام کا معیار زندگی ابھی خاصی حد تک پست ہے۔ صرف فاضل بجٹ اسی کمی کو پورا نہیں کر سکتے۔ جہاں ہم حکومت کی تعریف کرتے ہیں۔ کہ وہ تین چار سال میں ہی مرکزی بجٹ شاندار دکھانے میں کامیاب ہوئی ہے۔ وہاں ہم اسکی توجہ اس امر کی طرف بھی دلانا چاہتے ہیں۔ کہ ملک کے عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے بھی اسکو پوری پوری توجہ دینی چاہیئے۔ خاصکر جبکہ مرکزی حکومت کی اقتصادی حالت اس قدر مضبوط ہے۔ یہ اس کا اور بھی فرض ہے۔ کہ ایسی تجاویز سوچے جس سے ملک کی بیکاری دور ہو جائے۔ کسی ملک کی امارت اس سے ظاہر نہیں ہوتی۔ کہ اسکی تجوریوں میں کتنا فالتو روپیہ ہے۔ بلکہ اصل معیار یہ ہے۔ کہ آیا اس ملک کے رہنے والے خوشحال ہیں۔ ان میں سے کوئی ایسا تو نہیں۔ ہے۔ جو فاقے کر رہا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ملکی صنعتوں کی طرف امسال زیادہ سے زیادہ توجہ مبذول کی جائے۔ اور انکو اتنی وسعت دے دی جائے۔ کہ پاکستان صنعتی مال کے لئے کسی کا محتاج بھی نہ رہے۔ اور ملک بھی خوشحال ہو جائے۔

بیشک موجودہ حکومت کا یہ عظیم کارنامہ ہے۔ کہ وہ چند ہی سال میں پاکستان کی اقتصادی حالت اس قدر مضبوط دکھانے کے قابل ہو گئی ہے۔ کہ اب وہ لوگ جو پاکستان کے قیام کے اس وجہ سے خلاف تھے۔ کہ ان کے خیال میں وہ اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ متحیر ہونے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔

ہڑتال

ہمیں یہ سنکر بڑی خوشی ہے۔ کہ لاہور سیکریٹریٹ کے کلرکوں نے غیر مشروط طور پر ہڑتال ختم کردی ہے۔ ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں۔ کہ ہڑتال اسلام کے نزدیک قطعاً ناجائز ہے۔ کیونکہ اس سے ملک وقوم کو سخت نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ صحیح طریق یہی ہے۔ کہ آئینی طریقوں سے مطالبات پیش کئے جائیں۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ اگر مطالبات واجب ہوں۔ تو کوئی معقول حکومت ان کو بالکل ٹھکرا دے۔ جہاں مطالبات کرنے والوں کا فرض ہے۔ کہ وہ مطالبات معقولیت کے حدود کے اندر رکھیں۔ وہاں حکومت کا بھی فرض ہے۔ کہ اگر آئینی طریق سے مطالبات پیش ہوں۔ تو ان پر فوری توجہ مبذول کرے اور جہاں تک ہو سکے۔ معقولیت سے مطالبہ کرنے والوں کی تسلی کرے۔ ہڑتال بے شک ایک غیر اسلامی فعل ہے۔ مگر فی زمانہ لادینی تحریکوں نے اسکو اہمیت دے دی ہے۔ سرمایہ داروں نے اتنی خود غرضی سے کام لیا۔ کہ مزدوروں کی زندگی دوبھر ہو گئی۔ آخر تنگ آمد بجنگ آمد کی نوبت پہنچ گئی۔ اسلام میں موجودہ سرمایہ دارانہ ذہنیت بھی ویسا ہی گناہ ہے۔ جیسا کہ ہڑتال کرنا۔ اس لئے ہمارے سرمایہ داروں اور حکومت کو بھی اپنی ذہنیت اسلامی بنانا چاہیئے۔ اور مزدوروں کے حقوق ادا کرنے میں بخل سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ پوسٹمینوں اور ڈاکخانہ کے ارباب اختیار کو بھی سیکرٹریٹ کی نیک مثال پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور جلد سے جلد ملک کو اس نقصان سے بچا لینا چاہیئے۔ جو ہڑتال کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ اور آئندہ آئینی طریقوں سے مطالبات پیش کرنے اور ان پر ہمدردانہ غور کرنے کے طریق پر عمل کرنا چاہیئے۔ جو ہر لحاظ سے بہتر طریق ہے۔

سفر حج کے متعلق ضروری معلومات

(از خانصاحب الحاج میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ)

کچھ عرصہ ہوا میرے دل میں حج کرنے کا جوش پیدا ہوا۔ (وہ شرائط جن کی وجہ سے حج فرض ہوتا ہے مجھ میں پائی جاتی تھیں) میں نے اس کے متعلق اپنے ایک غیر احمدی بزرگ سے ذکر کیا۔ اور انہیں بھی حج کے لئے تحریک کی۔ انہوں نے فوراً ہی مجھے فرمایا۔ کہ احمدی تو حج نہیں کرتے۔ میں نے عرض کیا۔ اس خیال کے ابطال کے لئے یہی امر کافی ہے۔ کہ میں نے نہ صرف خود حج کرنے کے ارادے کا اظہار کیا ہے۔ بلکہ آپ کو بھی تحریک کی۔ اس کے بعد میں نے حج کا پختہ ارادہ کر لیا۔

چنانچہ الحمد للہ کہ با وجود کئی روکوں کے اللہ تعالےٰ نے مجھے اسکی توفیق بخشی۔ خاکسار ذیل میں اپنے سفر حج کے حالات مختصراً عرض کرتا ہے۔ تاکہ جو دوست اسی سال حج کرنے کا عزم رکھتے ہوں۔ وہ ان معلومات سے فائدہ اٹھائیں اور میرے حق میں دعائے خیر کریں۔

میں نے اپنی درخواست ۲۲ مئی ۱۹۵۰ء کو حج بکنگ آفیسر کے نام کراچی روانہ کر دی۔ درخواست کے ساتھ یکصد روپیہ بذریعہ ڈرافٹ بنک یا منی آرڈر بھی بھیجنا ضروری ہوتا ہے اگر جہاز میں جگہ مل جاوے۔ تو یہ روپیہ کرایہ میں جمع ہو جاتا ہے۔ ورنہ درخواست پر واپس کر دیا جاتا ہے۔ درخواست کے ہمراہ تین فوٹو مصدقہ بھی ارسال کرنے پڑتے ہیں۔ تفصیلی کوائف حج بکنگ آفیسر صاحب کراچی سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

میں نے چار ماہ رخصت کی درخواست دی تھی جو منظور ہو گئی اور کوئٹہ سے ۳۱ جولائی ۵۰ء کو میں کراچی روانہ ہو گیا۔ مگر اس سے پہلے مجھے حج بکنگ افسر صاحب کی طرف سے اطلاع آ گئی۔ کہ میں جہازوں میں نشستیں تعین کرنے کے اصول کے مطابق جگہ حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ اس لئے میرے لئے جگہ مخصوص نہیں کی جا سکی۔ اور انہوں نے ہدایت کی۔ کہ مجھے بندرگاہ کراچی نہیں پہنچنا چاہیئے۔

اسی سلسلے میں یہ بیان کرنا از دیاد ایمان کا موجب ہوگا۔ کہ روانگی سے پہلے جب میں اجازت لینے اور دعا کی درخواست کے لئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو حضور ایدہ اللہ نے مجھے بتایا۔ کہ سعودی حکومت نے پاکستانی حجاج کے لئے قرنطینہ کی پابندی عائد کر دی ہے۔ جس کی وجہ سے حجاج کو کراچی پہنچنے سے روک دیا گیا ہے۔ لیکن یہی روک خاکسار کے لئے مفید ثابت ہو گئی۔ کیونکہ عین آخری موقع پر سعودی حکومت نے یہ پابندی دور کر دی۔ اور جو عازمین حج رک گئے تھے۔ ان کی خالی نشستوں میں سے مجھے بھی جگہ مل گئی۔ بعض دوستوں نے مجھے مشورہ بھی دیا۔ کہ اسی سال حج کا ارادہ ترک کر دوں۔ مگر مجھے پورا یقین تھا۔ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے حج کی توفیق مل جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور میں اسے حضور ایدہ اللہ کی قبولیت دعا کا ایک نشان ہی سمجھتا ہوں۔ حضور انور کی دعائیں قبول ہوئیں۔ اور خاکسار ۸ ستمبر ۱۹۵۰ء کو "جل درگا" جہاز پر جدہ کو روانہ ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

کراچی میں ایک پاکستان انٹروڈکشن لیگ ایمپرس مارکیٹ کراچی صدر میں کام کرتی ہے۔ یہ حج گائیڈ شائع کرتی ہے۔ جو دوست حج کا ارادہ کریں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اپنی معلومات کے لئے ان سے گائیڈ منگوالیں۔ اور نیز اپنی درخواستوں میں عجلت سے کام لیں۔ کیونکہ بروقت درخواست نہ دینے پر بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ درخواست کے فارم سکرٹری صاحب پنجاب پراونشل حج کمیٹی لاہور سے ملتے ہیں۔ پرائیویٹ طور پر بھی بعض حاجی صاحبان چھپوا کر تقسیم کرتے ہیں۔

جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے۔ درخواستوں کے ہمراہ یکصد روپیہ بطور ایڈوانس اور فوٹوز بھیجنے پڑتے ہیں۔ وہاں ہیضہ اور چیچک کے سرٹیفکیٹ بھی مہیا کرنے ہوتے ہیں۔ یہ سرٹیفکیٹ ضلع کے سول سرجن۔ ڈسٹرکٹ یا میونسپل میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ ڈائرکٹر ڈپٹی ڈائرکٹر یا اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف ہیلتھ۔ پورٹ ہیلتھ آفیسر یا ریلوے چیف میڈیکل آفیسر ڈویژنل میڈیکل افسر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ان سرٹیفکیٹوں کے حاصل کرنے کے لئے کوئی فیس نہیں دینا پڑتی۔ ٹیکے چھ ماہ کے اندر اندر ہونے چاہئیں۔ ۱۹۵۰ء کے حج میں اخراجات کا اندازہ معہ زیارت مدینہ منورہ حسب ذیل تھے۔

(۱) درجہ سوم یا ڈیک کے حجاج بعد از رمضان شریف } -/۱۵۰۰ روپے

(۲) درجہ دوم " " " -/۲۱۰۰ "

(۳) درجہ اول " " " " -/۲۸۰۰ "

اس میں کرایہ جہاز کراچی تا جدہ معہ خوراک اور واپسی بعد از رمضان حسب ذیل ہے:۔

درجہ سوم یا ڈیک:۔ کرایہ جہاز -/۶/۲۳۶ روپے خوراک -/۳/۱۴ روپے۔ ٹیکس سعودی گورنمنٹ -/۱/۲۶۰ " قرنطینہ فیس جدہ -/۷/۶/۱۴ روپے، کرایہ کشتی ۱۳-۲-۲

درجہ دوم:۔ کرایہ جہاز -/۷/۲۱۴ روپے۔ خوراک -/۱۰۵ روپے۔ ٹیکس سعودی گورنمنٹ -/۱/۲۶۰ " قرنطینہ فیس جدہ -/۷/۶/۱۴ روپے کرایہ کشتی ۱۳/۲/۲

درجہ اول:۔ کرایہ جہاز -/۶/۱۴۶ روپے۔ خوراک -/۱۵۰ روپے ٹیکس سعودی گورنمنٹ -/۱/۲۶۰ " قرنطینہ فیس جدہ -/۷/۶/۱۴ روپے کرایہ کشتی ۱۳/۲/۲ "

سعودی گورنمنٹ کے ٹیکس میں معلم اور دیگر لازمی ٹیکس شامل ہیں۔ لیکن عملاً معلم صاحبان حجاج سے کسی طرح لقود سے اپنے مطالبات منوا لیتے ہیں۔ باقی ماندہ رقوم جن کی شرح درج ذیل ہے۔ حجاج کو بصورت "پلگرم نوٹ" قیمتی یکصد روپیہ لے جانے کی اجازت ہے۔ جو صرف روانگی پر پاکستانی نوٹوں کے ساتھ بدلوائے جا سکتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔

درجہ سوم -/۹۰۰ روپیہ - درجہ دوم -/۱۲۰۰ روپیہ درجہ اول -/۱۸۰۰ روپیہ۔

یہ پلگرم نوٹ سعودی عرب اور عراق میں بصورت ریال یا عراقی دینار تبدیل کرائے جاتے ہیں۔ اس نوٹ کے بدلے عرب میں ایک سو پانچ ریال سے ایک سو تیس ریال تک ملتے رہے ہیں۔ لیکن مجھے زیادہ سے زیادہ جو ریال اس نوٹ کے بدلے ملے وہ ایک سو گیارہ تھے۔ پاکستان حکومت کی طرف سے ان پلگرم نوٹوں کے علاوہ عام پاکستانی نوٹ بھی مبلغ پچاس روپیہ تک لے جانے کی اجازت ہے۔ حجاز میں ساہوکاروں کی دکانوں پر ہمارے سو روپیہ والے نوٹ بھی عام دیکھنے میں آئے۔ یہ نوٹ وہ ساہوکار بھی زیادہ سے زیادہ ۷۵ ریال میں بیچ دیتے تھے۔

یہ میری خوش بختی ہے۔ کہ کراچی کے صبر آزما پانچ ہفتوں کے قیام میں مجھے علم ہوا۔ کہ حضور انور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲ ستمبر ۱۹۵۰ء کو ملیر تشریف فرما ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ۲ ستمبر کو حضور انور کی پیشوائی کے لئے سٹیشن پر حاضر ہوا۔ اور حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل ہوا۔ وہاں سے واپسی پر اطلاع ملی۔ کہ جہاز میں جگہ مل گئی ہے۔ گویا میری مشکلات کا خاتمہ آپ کی زیارت سے ہو گیا۔ اور یہ التوا بھی غالباً اسی لئے تھا۔ کہ مجھے روانگی حج سے پہلے آپ کی زیارت سے مستفید ہونا تھا۔

جہاز کا سفر کراچی سے جدہ تک دس گیارہ دن تھا۔ لیکن ہوائی جہاز کے ذریعہ صرف ایک دن لگتا ہے۔ ہوائی جہاز کی شرح حسب ذیل تھی:۔

کرایہ کراچی تا جدہ اور واپسی -/۲۵/۱۴ روپے۔ اس کرایہ میں ۴۴ پونڈ تک کے وزن کا سامان لے جایا جا سکتا ہے۔ اگر ۶۶ پونڈ تک وزن ہو۔ تو پھر کرایہ بجائے -/۲۵/۱۴ کے مبلغ -/۱۵۵۰ دینار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ -/۱۳۰۰ روپیہ کے پلگرم نوٹ لے جانے کی اجازت تھی۔ یہاں یہ ذکر کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ بحری جہاز کے سفر میں سامان لے جانے کی کوئی حد مقرر نہیں۔ حاجی کو اپنے ساتھ چاول۔ گندم گھی وغیرہ لے جانے کی اجازت ہے۔ اور یہ اشیاء بغیر کسی مزید کرایہ کے لے جائی جا سکتی ہیں۔ حاجی صاحبان اپنے ہمراہ یہ چیزیں لے گئے تھے۔ لیکن جدہ سے باربرداری کے اخراجات الگ ہونگے۔ جن کی تعیین گورنمنٹ کی طرف سے حسب ذیل تھی۔

ایک محمل کا کرایہ فی حاجی - چار ریال۔

جدہ سے مکہ شریف "

مکہ شریف سے جدہ "

مکہ شریف سے عرفات منیٰ اور واپسی چھ ریال

مکہ شریف یا جدہ سے مدینہ شریف اور واپسی پندرہ ریال

ہر حاجی کو ۳۰ کیلو (کیلو قریباً ایک سیر کا ہوتا ہے) سامان مفت لے جانے کی اجازت ہے۔ اس سے زیادہ سامان اونٹوں پر لے جایا جاتا ہے۔ اور اس کے اخراجات مندرجہ ذیل ہیں:۔

جدہ سے مکہ شریف ایک سعودی قرش فی کیلو (ایک ریال میں ۲۲ قرش ہوتے ہیں)

مکہ شریف یا جدہ سے مدینہ منورہ اور واپسی } تین سعودی قرش فی کیلو

نوٹ:۔ میرے ہمراہ زیادہ سامان نہ تھا۔ اس لئے مجھے ان شرحوں کے متعلق کوئی ذاتی علم نہیں۔

میں نے سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ خریدنا تھا۔ کمپنی والوں نے کرایہ لے کر رسید دے دی۔ اور پوچھا کہ کیا میں نے پاسپورٹ لے لیا ہے۔ میرے نفی میں جواب دینے پر انہوں نے بتلایا۔ میں پورٹ حج کمیٹی کے ایگزیکٹو ... صاحب سے ملوں۔ وہ میرے میڈیکل سرٹیفکیٹ پر دستخط کر دیں گے۔ قواعد کے ماتحت ہیضہ اور چیچک کے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے ہوتے ہیں۔ لیکن میں نے کراچی پہنچتے ہی ہیضہ۔ چیچک اور ٹائیفائڈ کے سرٹیفکیٹ حاصل کر لئے۔ اور ان پر اگزیکٹو افسر صاحب نے دستخط کر دیئے۔ انہوں نے پھر پاسپورٹ کا دریافت کیا۔ یہ بھی ہم نے حاصل نہیں کئے ہوئے تھے۔ اس پر انہوں نے اپنے دفتر کو حکم دے دیا۔ کہ وہ پاسپورٹ بنا دیں۔ ان پاسپورٹوں کی فیس مبلغ تین روپیہ فی کس ہے۔ جو ادا کر دی گئی۔ جہاز راں کمپنی نے مجھے ۶ ستمبر کو آنے کے لئے کہا۔ کہ اس وقت تک میرا پاسپورٹ بن کر اور اس پر حجازی گورنمنٹ کا ویزا ہو کر ان کے پاس آئے گا۔ اور جب تک یہ ان کے پاس نہ آئے۔ وہ جہاز کا ٹکٹ جاری نہیں کر سکتے۔ ۶ ستمبر کو جب وہاں پہنچا۔ تو ٹکٹ وغیرہ تیار شدہ تھے۔ انہوں نے جملہ کاغذات مجھے دے دیئے۔ پھر سٹیٹ بنک آف پاکستان میں جا کر پاکستانی نوٹوں کے تبادلے کی درخواست کی۔ اور -/۱۲۰۰ روپیہ فی کس کے حساب پلگرم نوٹ حاصل کئے۔ اس کے بعد جناب حج بکنگ افسر صاحب کے دفتر میں حاضر ہو کر ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور سب سے بڑھ کر وہ ذات پاک تسبیح اور تحمید کی مستحق ہے۔ جس نے محض اپنے فضل اور رحم سے مجھے حج پر روانہ ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ پھر پہنچکر دو نفل شکرانہ ادا کئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور اس طرح میرا ارادہ حج جو محض ایک خواب کا رنگ رکھتا تھا ایک حقیقت بن گیا۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

یورپ میں تبلیغ اسلام اور جماعت احمدیہ

"اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے" (الفتح مصر)

(از مکرم عبدالحق صاحب امرتسری۔ گنج مغلپورہ لاہور)

احرار کا ترجمان "آزاد" یورپ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے سوال کرتا ہے کہ:۔

"جماعت مرزائیہ کے یورپ اور امریکہ میں کارناموں اور وہاں کی تبلیغ کی حقیقت پر روشنی ڈالیے۔ وہاں پر کس قدر اسلام پھیلا ہے آج تک مرزائیوں نے کس قدر مرزائی بنائے ہیں اور جن لوگوں کو مرزائی بنایا ہے وہ کہاں تک علمی اور عملی طور پر اسلام کو جانتے اور سمجھتے ہیں۔"

(آزاد ۱۵ فروری ۱۹۵۱ء ص۳ کالم ۱)

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ آج نہ صرف پنجاب و ہندوستان میں بلکہ تمام دنیا میں صرف ایک احمدی جماعت ہی ہے جو تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ باقی تمام جماعتیں اس میدان میں مردہ ثابت ہو چکی ہیں جن کا ثبوت مندرجہ ذیل حوالہ جات سے لگایا جا سکتا ہے۔ ایک سابق ترجمان احراری اخبار لکھتا ہے:۔

"عمل اور فتویٰ"

(۱) "مرزا صاحب قادیانی کے جانشین مرزا محمود احمد صاحب نے اپنے سالانہ جلسے پر تقریر کرتے ہوئے جن اہم امور پر روشنی ڈالی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ قرآن کریم کے مختلف سات زبانوں کے جو ترجمے ہو رہے تھے وہ بھی پایہ تکمیل کو پہنچ گئے ہیں۔ تراجم کے سلسلہ میں قادیانی مرکز کو دو لاکھ چالیس ہزار روپے وصول ہوئے جن میں سے تراجم پر ۳۵ ہزار روپے صرف ہوئے باقی دو لاکھ پانچ ہزار بمد امانت جمع ہے۔ مرزا صاحب نے اپنے تبلیغی مشنوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انگلستان میں سات مبلغ کام کر رہے ہیں۔ اسپین میں دو مبلغ فرض تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ فرانس، اٹلی، سوئٹزرلینڈ، شمالی اور جنوبی امریکہ، افریقہ، مصر، فلسطین، عراق، ایران، جزائر شرق الہند وغیرہ میں بھی دو دو چار چار مبلغ متعین ہیں۔ سن رہے ہیں ہمارے علمائے کرام و دنیا فتووں، مناظروں اور مناجات کی کتابوں کو دیکھیے یا عملی کارگذاریوں کو خلا رہ جاتے ہیں کہ صرف مناظروں سے کام نکل جائے مگر ان کا حریف اتنی دور نکل چکا ہے کہ تعاقب کے لئے بھی ہمت چاہیئے۔" (اخبار زمزم ۳ جنوری ۱۹۴۷ء)

سنتے ہو احراریو! آپ کا ترجمان کیا کہتا ہے۔ ان تمام ملکوں میں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے وزیر خارجہ بننے سے پہلے کے مشن قائم ہیں جو تمہاری کذب بیانی کی پرزور تردید کر رہے ہیں کہ چوہدری صاحب کے ذریعہ سے ممالک غیر میں احمدی مشن قائم کر رہے ہیں۔

اور سنیئے!:۔

۲ "قادیانیوں کی تبلیغی کوششوں کا اس سے اندازہ لگ سکتا ہے کہ ان کے متعدد اخبارات جاری ہیں اور جماعتی عقائد کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اب ان کے بالمقابل اپنا حال دیکھیے۔ ہم اہل سنت جن کی تعداد سات کروڑ سے کم نہ ہوگی ایک بھی اپنا تبلیغی مشن نہیں رکھتے۔ جن کے مبلغوں نے اشاعت اسلام کے لئے کبھی ہندوستان سے باہر قدم رکھا ہو کیا یہ ہمارے لئے باعث شرم نہیں۔ کہ وہ باطل فرقہ جن کے پیرو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہوں دنیا کے گوشے گوشے میں تبلیغی مشن قائم کریں قرآن مجید کے تراجم چھاپیں اور لنڈن اور برلن جیسی جگہوں میں مسجدیں بنائیں اور اذانیں بلند کریں۔ مگر ہم سات کروڑ کے باوجود نہایت ہی بے غیرتی سے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں۔ دیکھو یہ کس قدر بے غیرتی کی بات ہے کہ چند ہزار قادیانی صرف یورپ کے اندر کم از کم پانچ تبلیغی مشن چلا رہے ہیں...... لیکن اس کے برخلاف ہم سات کروڑ مسلمان نام لینے کو بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتے اور ہندوستان سے باہر کہیں بھی کوئی تبلیغی مشن موجود ہے۔"

(اخبار ایمان ۲۲/۲۹ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

مندرجہ بالا حوالہ جات متحدہ پنجاب کے ہیں اب ممالک اسلامیہ کے ایک اخبار کا حوالہ بھی پڑھیئے لکھتا ہے:۔

"میں نے بغور دیکھا تو قادیانیوں کی تحریک حیرت انگیز پائی۔ انہوں نے بذریعہ تقریر و تقریر مختلف زبانوں میں اپنی آواز بلند کی ہے اور مشرق و مغرب کے مختلف ممالک و اقوام میں بصرف کثیر اپنے دعویٰ کو تقویت پہنچائی ہے۔ ان لوگوں نے اپنی انجمن منظم کر کے زبردست حملہ کیا جہاں تک کہ ان کا معاملہ بہت بڑھ گیا ہے اور ایشیا اور یورپ۔ امریکہ اور افریقہ میں ان کے ایسے تبلیغی مشن قائم ہو گئے ہیں جو علم و عمل کے لحاظ سے عیسائیوں کی انجمنوں کے برابر ہیں۔ لیکن تاثیرات اور کامیابی میں عیسائی پادریوں کو ان سے کوئی نسبت نہیں۔ قادیانی لوگ بہت بڑھ چڑھ کر کامیاب ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس اسلام کی صداقتیں اور پرحکمت باتیں ہیں...... جو شخص بھی ان لوگوں کے حیرت زا کارناموں کو دیکھے گا اور واقعات کا پورا پورا اندازہ کرے گا وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کس قدر اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے۔ ان لوگوں نے اس تبلیغی جہاد اور اس میں کامیابی کو اپنے عقائد کی صداقت پر زبردست معجزہ قرار دیا ہے۔ اور ایسا کہنے کا ان کو اس لئے موقعہ مل گیا کہ باقی نام کے مسلمانوں پر موت طاری ہو چکی ہے...... کیا اندریں حالات مسلمانوں پر واجب نہ تھا کہ اہل یورپ و امریکہ کے دماغوں سے ان گندے عقائد کو زائل کریں جو وہ دین اسلام اور نبی اسلام کے متعلق رکھتے ہیں۔ درحقیقت یہ مسلمانوں کے امراء۔ اغنیا۔ عوام اور علماء پر فرض ہے۔ لیکن آج ان اوہام کا ازالہ کون کر رہا ہے؟ یقیناً کوئی نہیں سوائے اکیلے قادیانیوں کے۔ صرف وہی ہیں جو اس راہ میں اپنے اموال اور جانیں خرچ کر رہے ہیں۔" (ترجمہ اخبار الفتح مصر ص۲۱۵۔ ۲۰ جمادی الثانیہ ۱۳۵۱ھ)

اب سوال ہو سکتا ہے کہ اتنے مشن قائم ہوئے۔ اتنی تبلیغ کی گئی مگر عیسائیت پر اس کا کیا اثر ہوا۔ یہ سوال واقعہ میں ایک معقول سوال ہے۔ اس کا جواب بھی ہم احمدیت کے بدترین دشمنوں کی قلم سے دیتے ہیں کہ احمدی مبلغین کی کوششوں اور جدوجہد نے کیا اثر پیدا کیا۔ مولوی ظفر علی جیسے حاسد سلسلہ لکھتے ہیں:۔

"یورپ میں عیسائیت کو قدم قدم پر ناکامی ہو رہی ہے...... ۱۹۳۴ء میں دنیا بھر کے عیسائیوں کی کانفرنس ہوئی۔ اس میں جرمن نمائندے نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہمارے ملک میں عیسائیت کو کسی قسم کی اہمیت حاصل نہیں اگر آج مسیح (علیہ السلام) بھی جرمن میں آجائیں تو انہیں ہٹلر کے مقابلہ میں کامیابی نہ ہوگی۔" (زمیندار ۲۰ جون ۱۹۴۱ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار اہل حدیث میں اخبار صدق یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کے حوالہ سے عیسائیت کی تبلیغ خارجہ کے انچارج مشن کی ایک رپورٹ سے مندرجہ ذیل عبارت نقل کی ہے:۔

"کلیساؤں، مشنریوں اور ہر طرح کی منظم و مسلسل کوشش و مساعی کے ذریعہ مسلمانوں کو عیسائی بنانے کا کام جاری ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم کو شاید ہی کہیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے ورنہ ساری محنت رائیگاں جاتی ہے۔ ان علاقوں میں جتنے مسلمان عیسائی بنانے کے لئے ملتے ہیں اس سے کئی گنے زیادہ عیسائی مسلمان ہو جاتے ہیں۔ ہماری منظم کوششوں کے باوجود اس وقت دنیا میں مسلمانوں ہی کی تعداد زیادہ ہے۔ اور مقبوضات برطانیہ میں تو یہ زیادتی بہت نمایاں ہے۔"

ان سطور کو نقل کرنے کے بعد مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"اب ان حقائق کے پیش نظر عیسائیت کی پسپائی اور اسلام کی روز افزوں ترقی میں کیا شبہ رہ جاتا ہے۔"

(اخبار اہلحدیث ۱۳ جولائی ۱۹۴۱ء)

اب احراری اور اس کے مددگار زمیندار وغیرہ بتائیں وہ کون لوگ ہیں جن سے عیسائیت خائف ہو رہی ہے اور وہ کونسی جماعت ہے جو عیسائیت کو شکست دے رہی ہے؟ کیا یہ احراری ہیں یا کیا یہ اہلحدیث ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ احمدی جماعت کے متعلق عیسائیوں کی زبان سے سنئے! لکھا ہے:۔

"یورپ میں عیسائیوں کی نازک حالت احمدیوں کو بہت سامان ایسا مہیا کر دیتی ہے جس سے وہ اس مذہب پر نکتہ چینی کر سکیں اور اپنے مذہب کی برتری ثابت کریں۔ یہ عیسائیت کے خلاف اس قسم کی جارحانہ کارروائی کرتے ہیں جیسے عیسائیت کی طرف سے ہوتی رہی ہے۔" (مسلم ورلڈ جلد ۲۱ ص۱۷۰)

"اس وقت احمدی جماعت دنیا میں سب سے زیادہ اشاعت اسلام کرنے والی جماعت ہے۔" (انڈین اسلام ص۲۱۷)

قادیان کا ذکر کرتے ہوئے یہ عیسائی لکھتا ہے:۔

"یہاں ہم عیسائیت کے خلاف نئے سے نیا اور بہت جارحانہ پروپیگنڈا پاتے ہیں جو کبھی دنیا میں پیدا ہوا ہو۔ اور یہاں سے ایک عالمگیر نظام بیرونی مشنوں کا قائم کیا گیا ہے۔"

(انڈین اسلام ص۲۲۹)

مسلم آؤٹ لک لکھتا ہے:۔

"مغربی افریقہ کے اخباروں میں خصوصاً گولڈ کوسٹ ٹائمز اور سیرالیون کے جرائد میں اس امر کا ذکر وقتاً فوقتاً کیا جاتا ہے کہ دین اسلام مغربی افریقہ میں کس قدر زبردست ترقی کر رہا ہے اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں اسلامی قوتیں سرگرمیاں دکھا رہی ہیں۔ اس وسیع براعظم کے مغرب میں روز افزوں ترقی دین القیمہ کو ہو رہی ہے اس سے پادری حلقوں میں چیخ پکار مچ گئی ہے۔"

چنانچہ انٹرنیشنل ریویو آف مشنز

(باقی صفحہ ۷ پر)

مراسلہ

احرار پاکستان کو بدنام کر رہے ہیں

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل لاہور

السلام علیکم۔ خاکسار نے ایک چٹھی گورنر جنرل وزیر اعظم پاکستان اور گورنر پنجاب کی خدمت میں ارسال کی ہے۔ ایک نقل بغرض اشاعت جناب کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں

(عباد اللہ امرتسری حال گوجرانوالہ)

نقل چٹھی

جناب عالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں بصد احترام مگر بڑے دکھ اور افسوس کے ساتھ آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں۔ کہ کچھ عرصہ سے احراری پاکستان میں فرقہ وارانہ منافرت کی آگ بھڑکانے میں بے حد مصروف ہیں۔ اس ٹولہ نے بہر دست جماعت احمدیہ کے خلاف طوفان بے تمیزی برپا کیا ہوا ہے۔ احرار کا یہ طریق نہ صرف ناپسندیدہ ہے۔ بلکہ ہمارے ملک کے وقار کے بھی سراسر خلاف ہے۔ اور غیر ممالک کے لوگوں کی نظروں میں بھی پاکستان کو گرانے کا باعث بن رہا ہے۔ اگر اس فتنہ کا ابھی سے سد باب نہ کیا گیا۔ تو مستقبل میں خطرناک نتائج کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ میں ان چند سطور کے ذریعہ پاکستان کے ہر شریف شہری کی ترجمانی کر رہا ہوں کیونکہ کوئی بھی شریف شہری اس بات کو پسند نہیں کر سکتا۔ کہ محض اختلاف عقائد کی بناء پر کسی جماعت کے خلاف گند اچھالا جائے اور اس سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو قتل کی دھمکیاں دی جائیں۔ اور پھر اس صورت میں جب کہ اس جماعت نے پاکستان کے قیام میں بھی بے مثال جدوجہد کی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ نے پاکستان کے قیام و استحکام میں دوسرے مسلمانوں سے کم حصہ نہیں لیا۔ احراری لوگ اسلام کے نام پر جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ پاکستان دنیا کی نظروں میں ذلیل کیا جائے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں فی الحال میں آپ کی خدمت میں دہلی سے شائع ہونے والے ایک ہفتہ وار اخبار "شیر پنجاب" کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ اخبار مذکور نے ۲۵ فروری ۱۹۵۱ء کے پرچہ میں "پاکستان کے احمدیوں پر مصائب" کے عنوان سے ایک ایڈیٹوریل نوٹ لکھا ہے۔ جس میں مرقوم ہے کہ

"لاہور میں ایک اخبار آزاد نام سے نکلتا ہے۔ جو احرار پارٹی یا عطاء اللہ شاہ بخاری کا آرگن ہے۔ اس اخبار کے مطالعہ سے تو ایسا جاننا پڑتا ہے۔ کہ احرار پارٹی کا مقصد حیات یہی رہ گیا ہے۔ کہ کسی طرح سے پاکستان سے احمدیوں کو ختم کر دیا جائے۔ وہاں دن رات مختلف مقامات پر احمدیوں کے خلاف گالیوں۔ دشنام طرازیوں۔ اور دھمکیوں سے پروپیگنڈا کر کے خود مقبولیت حاصل کی جا رہی ہے۔ احراریوں نے واقعی مطلب براری کے لئے یا اپنی پارٹی کو مقبول بنانے کے لئے صحیح راہ عمل اختیار کی ہے کیونکہ مسلمانوں کو مذہب کے نام پر بھڑکا کر ہمیشہ ہی سستی شہرت اور کامیابی حاصل کی جاتی ہے"

(اخبار شیر پنجاب ۲۵ فروری ۱۹۵۱ء)

اسی اخبار میں آگے چل کر پھر لکھا گیا ہے۔

"ان حالات میں سوچنا پڑتا ہے کہ احمدیوں کی پاکستان میں اس غیر محفوظ و خطرناک پوزیشن اور مصائب کا کون ذمہ دار ہے۔ اس کا جواب سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے ؎

اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

اس کے ذمہ دار خود احمدی لیڈر ہیں جنہوں نے پاکستان کے قیام کی سرگرم حمایت کی۔ اور اپنے ساتھ ڈوبنے کی سکھوں کو بھی ترغیب دینے کی جسارت کی۔ اس سلسلہ میں جون ۱۹۴۷ء میں سول ملٹری گزٹ لاہور میں قادیان کے صاحبزادہ میرزا بشیر احمد ایم۔ اے نے ایک مضمون "تقسیم شدہ پنجاب میں سکھوں کی پوزیشن" کے عنوان سے چھپوایا اس مضمون کا ترجمہ احمدیوں کے سرکاری اخبار الفضل میں اور بعد میں ایک پمفلٹ "خالصہ ہوشیار باش" میں بھی چھپوا کر تقسیم کیا گیا۔ جس میں سکھوں کو یہ دوستانہ مشورہ دیا گیا۔ کہ وہ پنجاب کی تقسیم کو نہیں کیونکہ اس طرح سکھ پنتھ بھی تقسیم ہو جائے گا۔ اور وہ کہیں کے نہ رہیں گے۔ نیز سکھوں اور مسلمانوں کے مذہبی عقائد میں یکسانیت ہے۔ اس لئے انہیں مسلمانوں کے ساتھ مل کر رہنا چاہیئے۔۔۔۔۔

اگر سکھ اس وقت اس مشورہ کو قبول کر کے کوئی غلط قدم اٹھا لیتے۔ تو اب احمدی حضرات ہی سوچیں کہ اس کا انجام کتنا خطرناک ہوتا۔ اگر پاکستانی مسلمان احمدیوں کی پاکستان کے لئے قربانیوں۔ ان کی مسلمانوں کی سی شکل و صورت۔ ان کے مسلمانوں کے سے نام۔ ان کا مسلمانوں کی کتاب اور پیغمبر پر ایمان اور شریعت اسلامیہ پر ان کے عمل کے باوجود بھی انہیں مرتد۔ کافر۔ جہنمی دجال۔ مکار۔ فریبی ہی سمجھتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ اقتصادی۔ سیاسی۔ معاشرتی اور شادی و غمی کے تعلقات رکھنے کو تیار نہیں۔ تو وہ سکھوں سے کیونکر انصاف کر سکتے" (اخبار شیر پنجاب دہلی ۲۵ فروری ۱۹۵۱ء)

ان اقتباسات کو پیش کر کے میں آپ کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں کہ آپ قائد اعظم مرحوم کے جانشین اور صاحب اقتدار ہیں اس پر غور فرمادیں کہ احرار پاکستان میں جو کچھ کر رہے ہیں۔ کیا یہی اسلام ہے؟ اسے کیا خلق عظیم کہہ سکتے ہیں؟ میں تو یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ احرار کی یہ روش سراسر غیر اسلامی ہے۔ اور قائد اعظم مرحوم کی وصیت اتحاد اور تنظیم کے بھی بالکل الٹ ہے۔ آپ نے اگر اس فتنہ کو دبانے میں محض اس وجہ سے کوتاہی کی۔ کہ اس کا تعلق صرف جماعت احمدیہ سے ہے تو میرے نزدیک یہ بہت بڑی غلطی ہوگی۔ اور مستقبل کا مورخ اسے کبھی فراموش نہیں کرے گا۔ اور آپ لوگ جن کے ہاتھوں میں قوم اور ملک کی باگ ڈور ہے خدا کے حضور جواب دہ ہوں گے۔ کیونکہ امن پسند شہریوں کی مال و جان کی حفاظت ہر مہذب حکومت کا اولین فرض ہے۔

(خادم عباد اللہ امرتسری)

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو

یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو انعامات دینا چاہتا ہے۔ تو پہلے انہیں ابتلاؤں میں ڈالتا ہے۔ تاکہ وہ جائزہ لے کہ اس کے بندے اپنے دعویٰ ایمان میں کہاں تک صادق ہیں۔ گذشتہ دو تین سالوں سے جماعت احمدیہ جس دور میں سے گذر رہی ہے۔ وہ کسی بیان کی محتاج نہیں ہے۔ پس ان مصیبت اور مشکلات کے ایام میں اپنے ایمان کے مظاہرے کا یہی طریق ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی عملی رنگ میں تعمیل کی جائے۔ حضور چاہتے ہیں کہ ان مصائب کے ایام میں جماعت پہلے سے بہت زیادہ ہمت قربانی اور ایثار کا نمونہ پیش کرے۔ تاکہ جماعت بحیثیت جماعت کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے انعامات اور فضلوں کی وارث بنے۔ حضور نے جماعت کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔

"ان مصیبت کے ایام میں زیادہ سے زیادہ کماؤ۔ کم سے کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم پچاس فی صدی آمد ہونا چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔"

اس تحریک کے پہنچتے ہی مخلصین جماعت نے عملی رنگ میں لبیک کہنا شروع کر دیا۔ مگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو محسوس کرتے ہوئے کہ یہ قربانی زیادہ نہ ہو جائے۔ اس میں تبدیلی فرمادی اور فرمایا۔

"وہ تبدیلی یہ ہے۔ کہ بجائے ۲۵ فیصدی کے $16\frac{1}{2}$ فی صدی اور بجائے ۵۰ فی صدی کے ۳۳ فی صدی حد رکھی جائے۔ اس میں وہ تمام چندے شامل ہوں گے جو اس وقت تک سلسلہ کی طرف سے عائد ہیں مثلاً تحریک جدید کا چندہ۔ جلسہ سالانہ کا چندہ۔ نئے مرکز کا چندہ۔ انجمن کا چندہ۔ لیکن شرط یہ ہوگی کہ اس تحریک سے پہلے یعنی ستمبر والی تحریک سے پہلے جو چندہ کوئی شخص دیتا تھا۔ اس سے یہ چندہ کم نہ ہو۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر تیسرا سال جا رہا ہے۔ مگر جماعت کا زیادہ حصہ ایسا ہے۔ جو ابھی تک اس تحریک میں شامل نہیں ہوا۔ عہدیداران جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ بار بار اس تحریک کو جماعت کے سامنے لاتے رہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مخلص کو اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کی سعادت بخشے کیونکہ قربانیوں کے مواقع بھی بار بار نہیں ملا کرتے۔ ایک وقت ایسا بھی آنے والا ہے۔ جبکہ منوں سونا بھی اس وقت کے دیئے ہوئے ایک پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

ضروری اور فوری اعلان

سلطان البیان سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی خاکسار کو لجنہ اماء اللہ کی آراء پیش کرنے کے لئے از راہ غلام نوازی نامزد فرمایا ہے۔ تمام لجنات کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ مہربانی فرما کر اپنی اپنی لجنہ کی آراء ایجنڈے کے مطابق پرائیویٹ سیکرٹری کی خدمت میں بھجوا دیں۔ یہ سب آراء جمعہ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۵۱ء تک پہنچ جانی ضروری ہیں۔ (خاکسار غلام محمد اختر پرسنل آفیسر ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور)

درخواست دعا

میرا چھوٹا بچہ عزیزی سلیم احمد عام طور پر بیمار رہتا ہے۔ احباب کرام بچہ کی درازی عمر اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(محمد حمید احمد نزیر رو ڈ ریڈیو سٹیشن کراچی پاکستان)

(بقیہ صفحہ ۵)

کے پرچہ میں جو ماہ جولائی ۱۹۲۵؁ء ۱۹۲۶؁ء میں شائع ہوا ہے ایک سرگرم اور ممتاز مبلغ مسٹر ایف۔آر حکیم صاحب (مراد جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب احمدی ناقل) احمدی جو گولڈ کوسٹ میں رہتے ہیں کے اقوال پڑھ سکتے ہیں۔ جن میں انہوں نے لکھا ہے کہ

صداقت اسلامی خدائے برحق کی عبادت کے لئے مغربی افریقہ کو فتح کرکے چھوڑے گی۔ یہ خواب خیالی نہیں بلکہ حقیقت ہے۔"

اس قسم کے حوالہ جات کا ایک انبار موجود ہے مضمون کے طویل ہو جانے کی وجہ سے ان پر اکتفا کرتا ہوں۔ اب تصویر کا دوسرا رخ بتایا جاتا ہے۔ کہ احراری اور ان کے مددگار اسلام کی اشاعت کا جو فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کی حقیقت کیا ہے۔ سب سے پہلے ہم احرار کے مفکر یا ڈکٹیٹر احرار چوہدری افضل حق کی شہادت پیش کرتے ہیں لکھا ہے۔

(۱) "ہزاروں وعظ ہزاروں دینیات کے اساتذہ۔ مفتی۔ پیر اور صوفی موجود ہیں اور عمر بھر میں ایک دفعہ بھی کسی غیر مسلم کو تبلیغ اسلام نہیں کی" (اخبار زمزم ۱۹، اگست ۴۱؁ء)

(۲) "خدا نے مجلس احرار کو زبان اور بولنے والے دیئے ہیں۔ جن کی تاثیر میں ڈوبی ہوئی تقریریں قلوب کو گرما دیتی ہیں۔ لیکن میں نے سینکڑوں تقریروں میں اسلام کے محاسن اور خوبیاں بیان ہوتی سنی ہیں۔ مگر کسی احرار لیڈر کو یہ کہتے نہیں سنا۔ کہ مسلمانوں تم بھی اپنے دینی اور تبلیغی فرض کو ادا کرو۔ اور غیر مسلموں میں اسلام کا تحفہ پیش کرو" (زمزم ۱۹، اگست ۴۱؁ء)

اپنے علماء کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے یہی اخبار لکھتا ہے۔

"ہندوستان کی مساجد کے آئمہ عربی زبان سے نابلد اپنی مادری زبان میں اپنے مطلب سے قاصر۔ اسلام کی پُر حکمت تعلیم سے ناآشنا مسلمانوں کی ضروریات سے بے بہرہ سر سے پیر تک جاہل رہنمائی اور قیادت کے اوصاف سے معرا زمانہ کے رجحانات اور اصلاحی ماحول سے بے خبر۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ محلہ بھر کی حور دہ ہاتھ میں پیالہ اور گھر گھر کا طواف۔ یہ ہیں کشتی اسلام کے ناخدا۔ ان کے ذریعہ ہو گی مسلمانوں کی اصلاح اور یہ رُخ پھیریں گے مسلمانوں کی ذہنیتوں کا" (اخبار زمزم ۵ ا جولائی ۴۲؁ء)

مومن اور کافر

اس عنوان کے ماتحت لکھا ہے۔

"قادیانی جماعت اپنے اجزائے ترکیبی کے اعتبار سے خواہ کیسی ہی فاسد ہو۔ لیکن ہمیں اس کی اس خوبی کا کھلے دل سے اعتراف کرنا چاہیئے۔ کہ اس کا ہر فرد اپنے سینے میں تبلیغ کی سچی تڑپ رکھتا ہے۔ اور دل سے چاہتا ہے کہ لوگ احمدی بنیں۔ اور قادیانی جماعت میں شامل ہو کر حقیقی اسلام سے بہرہ مند ہوں ان کا سرکاری ملازم اور دوکاندار۔ ان کا ڈاکٹر اور پروفیسر۔ ان کا خستہ اور خوشحال طبقہ اس جذبے سے سرشار ہے۔ اور اس کو اپنی زندگی کا نصب العین سمجھتا ہے۔ اور دوسری طرف عام مسلمان ہیں کہ وہ خود تو کیا ان کے علماء بھی اس سچی اور قلبی تڑپ سے محروم ہیں۔ اور وہ اس میدان میں آنے کے لئے تیار ہی نہیں کہ تبلیغ اسلام کا کام زیادہ کرکے دکھلائیں۔ البتہ اس بات میں بہت چست ہیں کہ کام سے بچنے کے لئے کفر کے فتوے جڑ دیں۔ اور فرض کر لیں کہ جو کچھ ہو رہا ہے سب غلط ہے" (زمزم ۱۵ جولائی ۴۲؁ء)

ہم نے تصویر کے دونوں رخ پیش کر دیئے ہیں فیصلہ ناظرین کے ہاتھ میں ہے۔ احمدیوں کی تبلیغ اسلام کی جدوجہد اور احرار (لیڈروں) کی اور علماء کی بے بسی واضح ہے۔ احرار کو اپنی ساری زندگی میں کبھی اس بات کی توفیق نصیب نہیں ہوئی کہ غیر مسلموں کو اسلام کا تحفہ پیش کریں۔ اور اسلام کے پہلو میں بڑھنے والے کفر کو روکنے کی سعی کریں۔ اس پر اسلام کے متعلق احرار کے اس وقت تک کے کارناموں کا خاتمہ ہوتا ہے رہا مستقبل اس کے متعلق ہم ابھی بتائے دیتے ہیں۔ کہ احرار کی قسمت میں اسلام کی ترقی اور اشاعت کی سعادت حاصل کرنے کا خانہ بالکل خالی ہے۔ اور ممکن ہی نہیں کہ وہ اس میدان میں قدم بھی رکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ احراری مولویوں کو بصیرت عطا کرے اور احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر آمین

محرروں کی ضرورت

نظارت بیت المال میں محررین کی کئی آسامیاں خالی ہیں۔ میٹرک پاس یا مولوی فاضل پاس کو -/35 روپے ماہوار کے علاوہ -/۱۲/۵ روپے مہنگائی الاؤنس بھی ملتا ہے۔ نیز رہائش کا انتظام بھی سلسلہ کی طرف سے ہے۔ وہ احباب جو خدمت دین کا جذبہ مخصوص رکھتے ہوں۔ ان کے لئے نادر موقعہ ہے ریٹائرڈ احباب بھی درخواستیں بھجوا سکتے ہیں۔

(نظارت بیت المال)

سمندر پار کے خریداران الفضل

کی خدمت میں گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر اپنے ذمہ کا بقایا اور کم از کم ایک سال کیلئے قیمت اخبار پیشگی تیس روپیہ (پاکستانی) سالانہ کے حساب سے اپنی پہلی فرصت میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

بعض احباب نے اس پر توجہ فرمائی ہے۔ لیکن بعض کو اس طرف توجہ فرمانے کا موقعہ نہیں مل سکا۔ اب اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ تاکہ اخبار ارسال خدمت ہو سکے۔ (مینیجر)

پاکستان اور برطانیہ کے درمیان نیا تجارتی معاہدہ

کراچی ۱۹ مارچ۔ آج وزیر خزانہ پاکستان مسٹر غلام محمد نے پارلیمنٹ میں اس امر کا اعلان کیا کہ اینگلو پاکستانی تجارتی معاہدے کے بارے میں حکومت کی طرف سے ایک اہم اعلان بہت جلد کیا جائیگا معلوم ہوا ہے کہ اس وقت پاکستان اور برطانیہ کے درمیان تجارت کے سلسلہ میں بات چیت ہوئی تھی۔ اس کے نتیجہ کے طور پر ایک معاہدہ طے پایا ہے۔ جس پر پاکستانی کابینہ غور کر رہی ہے

جنرل سر ڈگلس گریسی انگلستان روانہ ہو گئے۔

کراچی ۲۰ مارچ۔ پاکستان کے سابق کمانڈر انچیف جنرل سر ڈگلس گریسی ہندوستان اور پاکستان میں ۴۳ سالہ سروس ختم کرنے کے بعد عازم انگلستان ہو گئے آج کراچی میں روانہ ہونے سے پہلے رائل پاکستان ایرفورس رائل پاکستان نیوی اور بری فوج کی طرف سے گارڈ آف آنر پیش کیا گیا

سیکرٹریٹ کے کلرکوں کی ہڑتال ختم

لاہور ۲۰ مارچ۔ سیکرٹریٹ کے کلرکوں کی ہڑتال ختم ہو گئی۔ آج کلرکوں کے نمائندوں نے گورنر پنجاب سے ملاقات کی۔ اور اس کے بعد چیف سیکرٹری سے ملاقی ہوئے۔ جس میں گورنر پنجاب سردار عبدالرب نے اس امر کا اظہار کیا کہ کلرکوں نے مطالبات تسلیم کرانے کے لئے جو روش اختیار کی ہے۔ وہ اچھی نہیں۔ ان کی یہ روش مملکت کے لئے نقصان دہ ہے۔ گورنر پنجاب کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے ہڑتال ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا

لاہور کی چار نشستوں پر مسلم لیگ کا قبضہ

لاہور ۲۰ مارچ۔ آج حلقہ نمبر ۳ کی دونوں نشستوں اور خواتین کی بیرون شہر کی مہاجر اور مقامی نشستیں مسلم لیگی امیدواروں نے جیت لیں پچھلے دنوں سے لاہور میں بیگم جی۔ اے خان اور بیگم شاہنواز مسلم لیگی امیدوار دو دو ہزار سے سبقت لے جا رہی تھیں۔ آج بھی انہوں نے اپنی اس کامیابی کو برقرار رکھا۔ اور اپنے فریقوں کو چار چار ہزار سے شکست دے کر کامیابی حاصل کی۔ عورتوں کے ووٹوں کا یہ نتیجہ نکلا کہ مسلم لیگ کے دوسرے امیدوار سردار محمد ظفر اللہ خان اور عبدالوحید خان بھی کامیاب ہو گئے۔ اور ان کے مخالف حاجی مہربان علی اور چوہدری محمد شفیع ناکام رہے۔

میاں محمد شفیع کامیاب ہو گئے

ضلع منٹگمری کے حلقہ نمبر ۷ سے میاں محمد شفیع چیف ایڈیٹر "ڈان" نے اپنے حریف مسٹر نجیب الدین کو ۱۱۹۸۲ ووٹوں کی اکثریت سے شکست دے دی ہے۔ اسی حلقہ سے مقامی نشست پر مسلم لیگی امیدوار مسٹر حسین علی نے عوامی لیگ کے امیدوار کو ۵۲۹۱ ووٹوں سے شکست دے دی ہے۔

صدر طہران یونیورسٹی پر قاتلانہ حملہ

طہران ۱۹ مارچ۔ آج ایک طالب علم کو ڈاکٹر عبدالحمید زنگینہ یونیورسٹی صدر طہران یونیورسٹی کو گولی مار کر شدید طور پر زخمی کرنے پر گرفتار کر لیا گیا۔ اس طالب علم کو صدر یونیورسٹی نے دھوکہ دیتے ہوئے گرفتار کر لیا تھا۔ پولیس سرگرمی سے تحقیقات کر رہی ہے۔ اور اس طالب علم کا تعلق تودہ پارٹی سے بیان کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحمید وزیر اعظم رزم آرا کی وزارت میں وزیر تعلیم تھے۔ اور انہوں نے ایک ایسا حکم جاری کیا۔ جس کی رو سے تودہ پارٹی کا پروپیگنڈا سکولوں اور کالجوں میں ممنوع قرار دے دیا گیا تھا۔

افسروں کے خلاف الزامات کی تردید

قاہرہ ۲۰ مارچ۔ کل برطانوی حکام نے ایک سرکاری بیان جاری کیا ہے جس میں بعض برطانوی افسران نے مشرقی وسطی کے بعض افسروں پر جو مبہم الزامات عائد کئے تھے ان کی تردید کی گئی ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ مشرقی وسطی کے چند افسروں کے خلاف تحقیقات مکمل ہو چکی ہے۔ اور مشرق وسطی میں بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل سر برائن رابرٹسن نے بتایا ہے کہ تحقیقات کے بعد فوجی کونسل اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ یہ الزامات قطعاً بے بنیاد ہیں (اسٹار)

جرمنی کی امریکی فوجوں میں تبدیلیاں

برلن ۲۰ مارچ آئندہ ۱۲ یا ۱۸ مہینوں میں جرمنی میں متعین امریکی فوجوں میں ایسی تبدیلیاں کی جائیں گی۔ تاکہ وہ قابض افواج کے بجائے جنرل آئزن ہاور کے ماتحت مغربی یورپ کی دفاعی کونسل کا حصہ بن جائے۔ اس کی وجہ سے توپ خانہ اور طیارہ شکن دستوں میں کافی اضافہ کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ برطانوی "کمانڈر" کی طرح "رینجر" دستے بھی قائم کئے جائیں گے (اسٹار)

کیا ایرانی پارلیمنٹ کو برطرف کر دیا جائے گا

لندن ۲۰ مارچ "فنانشل ٹائمز" کے نامہ نگار نیویارک کے بیان کے مطابق امریکہ کے تیل کے ماہرین کا خیال ہے کہ تیل کی صنعت کے قومی ملک بنائے جانے سے پہلے امریکہ میں بہتری اندرونی مشکلات پر قابو پانا ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ ممکن ہے شاہ ایران مجلس کے اس فیصلہ کو مسترد کر دیں۔ اس صورت میں پارلیمنٹ کو بھی برطرف کرنا ہوگا۔ لیکن محسوس کیا جاتا ہے کہ اس کے نتائج ملک کے لئے بہت ہی تشویشناک ہوں گے۔ نیویارک میں اس امر پر زور دیا جا رہا ہے کہ ایران میں اس کی صلاحیت نہیں ہے کہ تیل کمپنی کو معاوضہ کی رقم ادا کر دے۔ اور نہ ہی اس صنعت کو چلانے کے لئے اس کے پاس تربیت یافتہ عملہ کی کافی تعداد ہے۔ بغداد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایرانی وزیر اعظم حسین اعلے پورا معاوضہ ادا کر کے یا کارروائی میں تاخیر کے ذریعہ معاملہ کو پرامن طور پر طے کرنے کی کوشش کریں گے۔

طہران سے خبر آئی ہے کہ ایران میں سوویٹ تجارتی وفد کے قائد مسٹر مولوٹوف بعجلت ماسکو روانہ ہو رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ تیل کو قومی ملک بنانے کے منصوبوں سے روس بھی متردد ہیں۔ اس لئے کہ اس کے بعد تیل کو قومی ملک بنانے کے منصوبوں سے روس بھی متردد ہیں۔ اس لئے کہ اس کے بعد تیل کی مراعات حاصل کرنے میں دوسری طاقتوں کی طرح روس کی بھی پوزیشن مشکوک ہو گئی ہے۔ (اسٹار)

دہلی میں معاشیات کے سکول کی نئی عمارت

نئی دہلی ۲۰ مارچ ہندوستان میں معاشیات کی اعلے سطح پر تحقیقات کی واحد درسگاہ، دہلی سکول آف اکنکس کے لئے ۵۰۰۰۰۰ روپیہ کے صرف سے ایک نئی عمارت بنائی جانے والی ہے۔ اس نئی عمارت میں سکول کی لیبارٹری۔ انتظامی دفاتر۔ اور تحقیقات کے کمرے، اعداد و شمار کی تجربہ گاہ اور ایک لیکچر تھیٹر گاہ ہوگا۔ جس میں تقریباً ۳۰۰ آدمیوں کی گنجائش ہوگی۔

یہ سکول غیر ممالک خصوصاً مشرق وسطی کے ملکوں کے طلباء کو بھی داخل کرنے کے متعلق سوچ رہا ہے۔ اس سکول میں جو لنڈن سکول آف اکنکس کے طرز پر بنایا گیا ہے مطالعہ کے اخراجات ۲۰۰۰ روپے سالانہ ہیں اسکول کے ڈائرکٹر کا بیان ہے کہ یہ اسکول غیر ملکی طلباء کو بھی داخل کرنے کا خواہاں ہے اور انہیں تمام ممکن سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔ یہ سکول آئندہ مہینہ سے اپنا ایک رسالہ انڈین اکنامک ریویو جاری کرنے والا ہے۔ (اسٹار)

جٹ طیاروں کے مقابلہ کا ایک نیا آلہ

لنڈن ۲۰ مارچ۔ برطانوی بحریہ نے جٹ ہوائی جہاز کے جواب میں ایک الیکٹرونک آلہ ایجاد کیا ہے۔ جس میں ۲۰۰۰ والو ہیں۔ اس آلہ کے ذریعہ ۶۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرنے والے طیاروں پر طیارہ شکن توپیں اسی طرح حملہ کر سکیں گی۔ جیسے کہ گزشتہ جنگ میں ریڈار کے آلوں کے ذریعہ طیاروں کا پتہ لگایا جاتا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ اب جو نئے جنگی جہاز بنائے جا رہے ہیں۔ ان میں یہ آلہ بھی لگایا جائے گا۔

ایک ایسا آلہ بھی بنایا گیا ہے جس سے تیز رفتار آبدوز شکن جہاز جو اس وقت بنائے جا رہے ہیں آواز کی لہروں کے ذریعہ آبدوز کشتیوں کا پتہ لگائیں گے۔ اب اس نئے آلہ کے ذریعہ پوری رفتار کے باوجود جہازوں کو آبدوز کشتی کا پتہ لگ جائے گا۔ اور ان پر گولے پھینکے جائیں گے۔ (اسٹار)

پاکستان اور شام کے درمیان ریڈیو کا سلسلہ

دمشق ۲۰ مارچ۔ یہاں ایک خاص حکم نامہ کے بعد شام اور پاکستان، ہندوستان اور دوسرے مشرقی ملکوں کے درمیان وائرلیس کے ذریعہ تار روانہ کرنے کے لئے وائرلیس کے نئے سلسلے قائم کئے جا رہے ہیں۔ (اسٹار)

— کوالالمپور ۲۰ مارچ جرمنی نے ملائی وفاق سے جنوری میں ۱۱۸۷۵۵ روپے کی ۴۰۰ ۹۵ پاؤنڈ ملائی چائے خریدی۔ یہ اس سے زیادہ مقدار ہے جتنی جرمنی نے اس سے چھ ماہ قبل خریدی تھی۔ (اسٹار)